

بِحَمْدِهِ تَعَالَى

رسالہ نافع بہ علم مجلسی

موسومہ بہ

گلدستہٴ ابیتا

مشتمل بر اشعار اردو، فارسی، عربی، پشتو

(حصہ اول)

(مرتبہ)

فَقِيرٌ مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ مَعْرُوفٌ بِشَاهِ أَعَا مَجْدِي نَقَشِبِنْدِي

درگاہ مجددیہ ٹنڈہ سائیں داو ضلع حیدرآباد

بِسْمِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى شَانُهُ
لَا يُؤَافِي حَمْدُ نَاسِطَانَهُ فَآكْفِينَا بِاسْمِهِ سُبْحَانَهُ

عرض حال

پیش ازین بعضی ابیات دلپسند و معنی نیز گاہے یاد گرفتہ می شدند و گاہے
جلے نوشتہ می شدند محفوظہ از یاد می رفتند و مخطوطہ باز بدست نمی آمدند۔
دریں زمان خواستم کہ ماحضری راجع بنایم و بقید طباعت و اشاعت درآرم تا از
ضیاع محفوظ مانند و عند الحاجة ازین گلد ستہ ابیات خاطر اجاب گل
گل شکفتہ گردد۔

اما از اشعار شعراء نامدار و دواوین اساتذہ مشہورین مانند سعدی و جامی
یا اقبال و حالی عمدتاً اعراض نمودم چرا کہ کلام آنها از چہتہ شہرت عام و مقبولیت
تمام حاجت بتکرار و اعادہ ندارد۔ پس بخریر آن تطویل لا طائل و تحصیل حاصل
نمی کنم۔

و فی الحال آغاز از مفردات می کنم۔ و برائے بیت بازی المفاصل و سہولت
حفظ امثال بترتیب حروف تہجی می نگارم۔ اگر توفیق مساعدت کرد۔ حصہ دوم در
قطعات و رباعیات و حصہ سوم و چہارم در قصائد و غزلیات نیز نوشتہ
خواہد شد۔

میری انتہائے گذارش یہی ہے
تیرے نام سے ابتداء کر رہا ہوں

(عبدہ فقیر شاہ آغا عفی عنہ)

گلدستہ ایتا

تو بس ساری کتابیں ایک جگہ ہی لیتا
 آرام سے وہ ہیں جو تکلف نہیں کرتے
 ملا کی اذال اور مجاہد کی اذال اور
 ہوتا ہے جو خراب وہ تیرا ہی گھر نہ ہو
 خاک آچھو سمجھنا اسیر ہے تو یہ ہے
 کہ دیا زہر بھی جو اس نے بیٹھا ہو کر
 نہ ان کی دوستی اچھی نہ ان کی دشمنی اچھی
 تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل
 دریا کی عمر ساری روانی میں کٹ گئی
 اے غلغلہ محشر ہم کو نہ جگا دینا
 نہال آرزو کتنے دنوں کے بعد پھلتے ہیں
 مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیگے
 نوحہ غم ہی سہی نغمہ شادی کہ نہو
 چند لوگ آئے ہیں مسجد میں نضر کی صورت
 دامن کو ذرا دیکھو ذرا بند قبا دیکھو

اگر ہوتا زمانے میں حصول علم بے محنت
 اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر
 الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
 اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
 اخلاق سب سے کرنا تیرے تو یہ ہے
 اک حلاوت ہے عداوت میں بھی اس ظالم کی۔
 امیروں کی سلامی دور سے اچھی
 آئندہ ییب مل کے کریں آہ و زاریاں
 آنکھوں کو شغل گریر رہا بیشتر عزیز
 اک عمر کا دکھ پائے سوئے ہیں فراغت سے
 اگر وہ باغیاں ملتا تو اتنا پوچھتے اس سے
 اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
 ایک ہنگامہ پر موقوف ہے گھر کی رونق
 اپنے جوتوں سے رہیں سائے نمازی ہتھیار
 اتنا نہ بڑا پاکئی دامن کی حکایت

کچھ نہ سمجھ خدا کرے کوئی
 پا جامہ ادھیڑ کر سیا کر
 محبت میں جو ہو گیا ہو گیا
 مسلمان میں طاقت خون نکلنے سے ہی آتی ہے

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
 بے کار مباحث کچھ کیا کر
 بھلا ہو گیا یا برا ہو گیا
 بوقتِ فتنہ میں حیا تو نائی نے کہا ہنس کر

بیمار عشق کا جو نہ تجھ سے ہوا علاج
 پھول کر تجھ کو میری یاد آئی
 تم بلاؤ نہ آؤں کیا ممکن
 باغباں نے آگ دی جب آئینے کو مرے
 بلبل نے آشیانہ چمن سے اٹھا لیا
 پھول تو دو دن بہار جانفرا د کھلا گئے
 تجھے تو غیر کو منظور منہ دکھانا تھا
 تلاش عیش میں ہر غم بے پہنساں
 تیری دزدیدہ نگاہوں کی قیمت کتنی
 پیرے نام پہ جان فدا نہ فقط جان و دجہان فدا
 جو کہتے ہیں صنم تیری کمر ہے
 جس قوم کا نادار گدائی پہ ہو مجبور
 جدائی سے تیری اے صندلی رنگ
 جو ہر کام کرتا رہے وقت پر
 جس میں بلکا سا غم نہو شامل
 جوانی میں کرو راہ عدم کا فکرے قافل
 چاندنی رات ہے سمندر سے
 خیرہ نہ کر کا مجھے جلوہ دانش فرنگ
 خوشی میں تو ہر کوئی ہفتا ہے اکبر
 خضر کیوں کر بتائے کیا بتائے
 دل کو گیب کیا سکوں ہوتا ہے
 دل ہے مسلمان تیرا نہ میرا
 دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا

ق

کہ اے طیب تو ہی کہ پھر تیرا کیا علاج
 دلِ ناشاد کی مراد آئی
 ہے سر اسر یہ بات ناممکن
 جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے
 چاہے چمن میں یوم رہے یا ہمالیے
 حسرت ان غنچوں پہ سب جو بن کھلے مر چھا گئے
 نقاب کھولنا گرمی سے کچھ بہانا تھا
 خوشی کو چھوڑ دو غم ہی نہ ہو گا
 میں تو ہاتھوں پہ اٹھائے سجئے سر لایا ہوں
 دو جہان ہے کیا؟ کیا کرول کرو ورنجان نہیں
 کہاں ہے؟ کون کتاب ہے؟ کہہ رہے؟
 میسوب ہیں اس قوم کے اسکند و دارا
 میری یہ زندگانی دردِ سر ہے
 طے اس کو آرام شام و سحر
 وہ خوشی مقبرہ نہیں ہوتی
 مسافر شب کو اٹھتا ہے جو منزل نہ ہوتی ہے
 کاش اس وقت آپ بھی ہوتے
 سر مر ہے میری آنکھ کا خاکِ نینہ و نجف
 مصائب میں تم مسکراؤ تو جانیں
 اگر ماہی کے دریا کہاں ہے؟
 جب کوئی آسرا نہیں ہوتا
 میں بھی مسلمان تم بھی مسلمان
 سر اسر موم ہو یا سنگ ہو جا

بتنگدہ میں برہمن کی بچتہ زناری بھی دیکھ
یہ سبق تھا پہلے بسم اللہ کا
مشکلیں اتنی بڑیں مچھ پر کہ آساں ہو گئیں
ادھر آگے دیکھیں یا ادھر پروانہ جانا ہے
لڑتا ہے اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

دیوانہ گرنہیں ہے تو ہشیار بھی نہیں

مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں
گزر جائیں گے یہ بیل و نہارا آہستہ آہستہ
بازی اگر لگے نہ سگا سر تو کھو سکا
لے رو سیاہ تجھ سے تو یہ بھی نہ ہو سکا
کہ رہے چشم خریدار پہ احسان میرا
موجوں سے چند ٹٹے لڑے اور بہ گئے
سب کچھ ترے کرم کے بھروسے پر بہ گئے
مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا
دنیا کا کبھی ایک سا عالم نہیں رہتا
دوزخ کے متصل ہو تو جنت نہ کر قبول
بیبیاں اسکول میں ہیں شیخ جی دربار میں
عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے
دودھ تو ڈبے کا ہے تعلیم ہے سرکار کی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہوری ہے نہاری ہے
نہایت اس کی حسین ابتداء ہے اسجیل
ایسا بھی کوئی ہے کہ سب چھا آئیں جسے
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

دیکھ مسجد میں شکست شہیدہ سبح شیخ
درس تھا مکتب میں مجھ کو آہ کا
رنج سے خوگر ہوا انسان تو مرٹ جاتا ہے رنج
رنج روشن کے آگے شمع کو رکھ کر وہ کہتے ہیں
رشوت بغیر کوشش امپورٹ لائسنس

زندگی زندہ دلی کا ہے نام
زمانہ ہے جو برگشتہ تو چند صبر کر کے دل
سودا قمار عشق میں شیریں سے کو گہن
کس منہ سے اپنے آپ کو کتا ہے عشق باز
سر نہ مفت نذر ہوں میری قیمت یہ ہے
سیل حیات تند ہے ہم مثل خار و خس
چوئیں تو سخت تھیں پچ اسیران غم نصیب
شکست و فح نصیبوں سے ہے ولے اے امیر
شادی نہیں رہتی ہے سدا غم نہیں رہتا
شامل ہو جس میں رنج وہ راحت نہ کر قبول
شوہر افسردہ پڑے ہیں اور مرد یادوارہ ہیں
صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
طفل سے برائے کیوں ماں باپ کے اطوار کی
عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
عجیب سادہ و رنگین ہے دستان حرم
غالب براندہ مان جو دشمن برا کہے
فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں

فراغت سے دنیا میں دم بھر نہ بیٹھو
قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
قتل حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
کس کس کو جانے آپ نے کافر بنا دیا
اگر چاہتے ہو فراغت سے رہنا
خوب گزے گی جو بل بیٹھیں گے دیوانے دو
اسلام زندہ ہونا ہے ہر کربلا کے بعد
مسلم کسی کو آپ بناتے تو جانتے

گرچہ صندل ہے دردِ سر کا علاج
لوگ کہتے ہیں کہ مرزا مر گیا
درِ حقیقت وہ تو اپنے گھر گیا
انھوں نیند سے مر جا کتے کتے

محبت میں آلم ہے رنج ہے غم ہے اذیت ہے

یہ سب تسلیم ہے لیکن محبت پھر محبت ہے

محبت ہو کسی سے یا عداوت
منظسی سے جس کو دردِ سر ہوا
مکتبِ عشق کا انداز نہ لادیکھا
نکل جاتی ہو سچی بات جس کے منہ سے مستی میں
مزا دے جائے گی جو دل سے ہو گی
شر بت دینا رہے اس کا علاج
اُس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

فقہہ مصلحت میں سے وہ رندِ بادہ خوار اچھا
نہ نماز ہے نہ روزہ نہ زکات ہے نہ حج ہے۔

تو خوشی پھر اس سے کیا ہے کوئی جنت کوئی جج ہے
نہیں شکوہ مجھے کچھ بیوفانی کا تیری ہرگز!
نہ ستائش کی تمنا نہ وصلہ کی پروا
نہ خیر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
گلم تب ہو کہ تو نے جب کسی بھی نبھائی ہو
نہ سہی گرمیرے اشعار میں معنی نہ سہی
یہ بازو میرے آڑے ہوئے ہیں
وہ دعدہ نہیں جو دفا ہو گیا

وقت پر قطرہ ہے کافی ابرِ خوشش ہنگام کا!

جل گیا جب کھیت مینہ برسا تو پھر کس کام کا

وہ بھی روٹھی ہوئی مسرت ہے
وہ کونسا عقدہ ہے جو وہاں ہو نہیں سکتا
ہر لہو اس نے حسن پرستی شعار کی
ہمنشین اگر کتاب سے ہو
ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
ہزاروں سال زرخس اپنی بے نوری پر روتی ہے

بہت مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ورسپیدا
تیری محفل میں غنیمت ہے جدھر بیٹھ گئے
گرم بازار ہے عبادت کا
اب زمانہ نہیں شکایت کا
نہ ہو بندہ کسی بندے کے بس میں
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سو جھی
تورے منور بھی بنا اس کی سحر ہے

ہم ادھر بیٹھ گئے یا کہ ادھر بیٹھ گئے
ہوئی عنقا و فازمانہ میں !
جس طرح سے بنے گزارہ کر
یہ کہہ کر مگنی بلبل قفس میں
یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام ہوتا
یہ گیسوئے مشکیں تو گر شام اودھ ہے

۱۷ لے بس تو شاعر نے معنائی لغوی میں استعمال کیا ہے مگر معنائی عرفی میں بہت مناسب ہے

فارستیا

اگر بدل نخلد آنچه از نظر گذرد
 ای دای بر اسیری کز یاد رفته باشد
 اعتبار و عده هائے مردم دنیا غلط
 آدمی زاده چون شود بے کار
 آدمی زاده نادان بچہ ماند دانی
 آہن کہ بہ پارس آشناسد
 اے کہ از دشواری راہ فنا ترسی مترس
 اتفاق بلبل دگل بار با خواهد شدن
 از فراق دوستان کمتر نگردد اشتیاق
 آنکس کہ کباب میخورد میگذرد
 سہمہ کہ بکاسہ گدائی نان را
 اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
 بہار حسن ازل در غم نکلکف نیست
 بیباورید گر انجا بود زبان دانے
 بسا شکستہ کز کار با درست شود
 بنائے صبر کہ دن باد شامی است
 بسیر منارہ اشتر رود و فغان برارد
 بعضی تمہاشائی خط و قال خوش اند
 اینہا ہمہ اسباب پریشانی ہا است

زہے روانی عمرے کہ در سفر گذرد
 در دام ماندہ باشد صیاد رفته باشد
 ہان غلط، آری غلط، امشب غلط، فردا غلط
 یا شود دزد یا شود بیمار
 نسخہ معتبر و خوشخط و بسیار غلط
 فی الحال بصورت طلا شد
 بسکہ آسان است اینہ میتوان خوابید و رفت
 بعد ازین ماؤشما و سیربتان یا نصیب
 ہبچو سود ہندوان ہر روز گردد بیشتر!
 وانکس کہ شراب میخورد میگذرد
 ترک کردہ آب میخورد میگذرد رباعی
 کہ دل آزرده شوی در سخن بسیار است
 نگار سادہ عجب طرز دلبری دارد
 غریب شہر سخن ہائے گفتنی دارد
 کلید رتق گدایانی سنگ دست شل است
 دویدن در پئے گنجے گدائی است
 کہ نہاں شد من اینجا مکنید آشکارم
 بعضی ہمتائے زرو مال خوشش اند
 خوش حال کسانیکہ بہر حال خوشش اند رباعی

بیشتر اہل سخاوت زربنعم میدہند
 بادہ نوشیدن و ہشیار نشستن سہل است
 بفرغ دل زلے نظرے ہما ہروئے
 بعمد خود پریشانی مبیناد
 بہریتی کہ کس گوید تخلص میشود واجب
 یابن ہمانہ بدشت طلب ز پامنشیں
 بدریا غلط و باموجش در آویز
 باں گروہ کہ از بادہ و فامستند
 بغیر رنج راحت نیست در غنائہ عالم
 بہر رنگے کہ خواہی جامہ پوش
 بزلفش دل نمی بستم و نیکن!
 بدل گفتم کہ از دلبر خبر آرد
 پلاؤ و حلوہ چو بینی شہید کن خود را
 پائے سگ بوسید مجنوں خلق گفتش ایں چہ بود

آب ایں بجا صلاں اکثر بدریا میرود
 گر بدولت برسی مست نگردی مردی!
 بہ اذانکہ چتر شاہی ہمہ روز ہامی دہوئے
 دلے کردی پریشانی بیاسود
 ستم باشد کسے فرزند خود را نام ننگد آرد
 کہ در زمانہ ما آشنائی را ہے نیست
 حیات جاودان اندر ستیز است
 ز ما سلام رسانید ہر کجا ہستند
 خوشی ہائے جہاں را خندہ بیماری بیغم
 من انداز قدرت رامی شناسم
 اذا جار القضاء عمی البصر شد
 دل آنجا رفت و آہم بخیر شد
 کہ مرگائے چنین گاہ گاہی باشد

گفت مجنوں (ایں سگ اندر کوئی بیسلی رفتہ بود)
 تکیہ بردیوار کردم خاک باریدن گرفت
 تو ان از دانہ ہائے سبجہ دانست
 تا کہ ملامت مرثہ اشکبار من
 تا کہ نپرسند ترا گنگ شو
 در جوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبر است
 تا سر برہنہ بودم سر پیش کس نمودم
 تند خوئی در حقیقت پاسبان احت است
 تو اسی کبوتر با ہم حرم چہ میدانی
 خاک بادا بر سرش کو تکیہ بر غیر ی کند
 کہ دلہارا بدلسا راہ باشد
 یکبار ہم نصیحت چشم سیاہ خویش
 تا کہ نخوانند ترا گنگ شو
 وقت پیری گر گنظام میشود پرہیزگار
 در زیر بار مشنت دستار کرد ما را
 خار باشد بہتر از گل بر سر دیوار ہا
 طپیدن دل مرقان رشتہ در پارا

تنگ دستی در جہاں سرمایہ دیوانگی است
 تو چہ دانی زبان مرغان را
 تکلف گر نباشد خوش توان زیست
 ثوابت باشد ای دارائی خسرمن
 شنائی خود بخود کردن نزدیک مردان را
 جہاں سوز راکشہ بہتر چراغ
 جہاں جام و فلک ساقی اجل مے
 خلاصی نیست عرفی بچکس را
 جوان پر سید از پیر دل آگاہ
 جوانش داد پیر خوش تکلم
 جاییکہ ز اہدان بہنزار اربعین رسد
 جان ز دل بردی و در جانی ہنوز
 چو لطفش انتظار عفو عسبیاں میکند صائب
 چون سگ گندہ گوشت یافت نرسد
 چار چیز است تحفہ ملتان
 چون اشک چشم حیران در کسر قدم بدامان
 چون قرب معنوی است چو ہلی چو اصفہان
 چارہ سازان جہان در کار خود بچپارہ اند
 چو دال از تواضع دوتا کرد پشت
 چو غنچہ کہ بود در میان خرمن گل
 چو رسی بکوی جانان بسپار جان مضطر
 چون شکم ناہل را پر شد تواضع را گداشت
 چو اوصاف لبش رامی نویسد

ق

ق

بید از بے حاصلی در باغ مجنوں می شود
 کہ ندیدی دمی سلیمان را
 تعلق گر نباشد خوش توان مرد
 اگر رحمی کنی بر خوشہ چینی
 ز نے پستان خود مالہ حظ و انفس کے یا بد
 یکے بہ در آتش کہ خلقی بد باغ
 خلایق بادہ نوش مفضل از مے
 ازان جام و ازان ساقی ازان مے
 چہ گم کردی کہ خم گردی دریں راہ
 کہ ایام جوانی کردہ ام گم !
 مست مئی است بیک آہ میرسد
 در دہا دادی و در مانی ہنوز
 گنہ ناکردہ رفیق در حریم او گنہ باشد
 کیں شتر صلح است یا خبر دجال
 گرد و گربا، گدا و گورستان
 گر آبر و نریمی از خانہ کم بردن آبی
 دل پیش تست من چہ بکابل چہ قند ہار
 مومیائی خواستن شکست شیشہ نیت
 ازان بر سر دین و دنیا نشست
 نشتہ ام بدل جمع در پریشانی
 کہ مہاد ہار دیگر نرسی بایں تمنا
 زن چو آبتن شود اورانخیمدن شکل است
 قلم در دست کاتب نیشکر شد

جیغ در چشم زدن صحبت یار آخر شد
 حرف عیادت ارچه بشکل عبادت است
 حسن مینرت بخط سبز مرا کرد اسیر
 حدیث عشق با بل بهوس چه میگوئی
 خشت اول چون نهد معارج
 خاکساران جهان را بحقارت منگر
 خوبی ہمیں کر شمه و ناز و خرام نیست
 خوبی مردم نہ نکوروی است
 خضاب پرده پیری نمی شود صائب
 دارد هزار در صدف و دم نیستند
 دو گونه رنج و عذاب است جان مجنون را
 دعا ہائے سحر گویند میدارد اثر آری
 دور دستان را با حسان یاد کردن بہت
 دہن خویش بد شنام میا لا صائب
 دل از تمکین شود بیگانه ز تہسار
 دران مجلس کہ نادان نکتہ دان است
 دریں چین کہ بہار و خزان ہم آغوش است
 درس ادیب گر بود ز مر مرہ مجتہ !
 در محفل خود راہ مدہ ایچو منے را
 دلا باغ رو و خندہ از اتار آموز !
 درخت دوستی بنشان کہ کام دل مبار آرد
 ولم رلودہ آن پخبہ نگارین است
 در وحشت مرگ ہم تنہائی نیست

ردی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد
 اما بنقطہ ز عبادت زیادت است
 دام ہم رنگ زمین بود گرفتار شدم
 بچشم مور نگش سر مرہ سلیمانی
 تا تریا میرود دیوار کج !
 تو چہ دانی کہ دریں گرد سوائے باشد
 بسیار شیوہا است بتان را کہ نام نیست
 خوبی نکو، مایہ نکوئی است
 بگر و حیلہ خزان تو بہار نتوان کرد
 وز بہر بیضہ بغغان است ماکیان
 بلائی صحبت لیلی و فرقت لیلی
 از میدارد اما کہ شب عاشق سحر دارد
 ورنہ ہر نخلے پائے خود ترمی افگند
 کاین زر قلب بہر کس کہ ہی باز دہد
 دمی مستانہ و دیوانہ میرقص
 خموشی جو بہر تیغ زبان است
 زمانہ جام بدست و جنازہ بردوشن است
 جہہ بکتب آورد طفل گریز پائے را
 افسردہ دل افسردہ کند انجمنے را
 کہ موج خون بدل و خندہ بردہان دارد
 نہال دشمنی برکن کہ رنج بے شمار آرد
 منشی کہ بدل ناختم زند این است
 یاران عزیز آن طرف بسیار اند

در بند آن مباش که مضمون نمانده است
 در حق تو کرمی مثل مشهور
 راز خود را از دو کس پنهان مدار
 رزق مال بستانان را بطلب خواهد رساند
 رفتی ز دیده یاد تو از دل نبرد
 رقیب از کوی او شد سدر راهم
 روز وصل دوستداران یاد باد
 روی نکوست خاطر غم دیده را علاج
 رفتی بسفر دور شدی از نظر ما
 زبید روان علاج درد خود جستن بدان مامند!

که خار از پا برون آرد کس بانیش عقربها
 ز برگ پان تو ممنون احسان موبو گشتم
 ز لاف حمد و نعت اولی است بر خاک ادب خفتن
 بباطن قوت دل شد بظاہر سرخ و گشتم

سجود می توان کردن درودی میتوان گفتن
 ز آینه شش کجان نشود طبع راست کج
 از اتصال حرف الف کج نمی شود
 ز بس بکتاب غم مشق لاغری کردم
 تنم بکاغذ مسطر کشیده می مامند
 ز بسکه طاعت آلوده با گنہ کردم
 بسجده پنچونگیں نامہ را سببہ کردم
 زہی سعادت آن بندہ کہ کرد نزول
 گے بہ بیت خدا و گے بہ بیت رسول
 ز بسکہ تنگ دلم لب بچندہ وانہ کنم
 نمونہ ہر جس بیدلم صدانہ کنم
 کہ پاک از مردمان دیدہ خود خانہ بخوام
 زانہائے زمان آزرده دل مخفی چنان گشتم
 پسرخواندہ شاہ است و ناخواندہ خہ
 سخن گفتمہ خاک است و ناگفتمہ زر
 کہ از باران اشکم نامہ تر شد
 سلام خشک برائے قاصد یار
 عذر تقصیرات ما چندانکہ تقصیرات ما
 شکر نعت ہائے تو چندان کہ نعت ہائے تو

شهرت و نام آوری سرمایه آرام نیست
 فشکم پر میکنی از لقمه شایان نمی ترسی
 عمری تو میدیش ز غوغای رقیبان
 صحبت بد کار تبه میکند
 صبح صادق مرهم کافور دارد در بغل
 صابنا بخلت سائل بزمیم در کرد
 صبا بکو چه جانان اگر همه گذری
 طفلی و دامان مادر خوش بهشتی بوده است
 طیبیا یک دفتر خویش بکشائے
 طفل پستان نمی مکد از خوف
 ظاهر نکتم پیش رقیبان الم دل
 عمر خوش گذرد زندگی خضر کم است
 عجب ملکی است ناره ای برادر
 علم کثیر آمده عمرت قصیر
 علم که از وی دو جهان روشن است
 عید رمضان آمد و ماه رمضان رفت
 عدو شود سبب خیر گر خدا خواهد
 عربان تنی خوش است معنی نریب گیر است
 عمرے که بفرآن و احادیث گذشت
 غبار راه گشتم سرمه گشتم تو تیا گشتم
 غم و دروغ بی از کس پرس
 غرض از عشق تو ام چاشنی درد و غم است
 غیبی گرت ماست پیش آورد

جز خراش دل نگیں را حاصلی از نام نیست
 که اسهال آورد بر کس خور و حبس طین را
 آواز سگان کم نکند رزق گدا را
 دگب سیه جامه سیه میکند
 گر علاج زخم عصیان میکنی بیدار باش
 بے زری کرد بمن آنچه بقارون زر کرد
 اذالقیقت حبیبی فقل له خبری
 تا پائی خود روان گشتم سرگردان شدیم
 مگر درد ما را دوائی بیسالی
 زهر در شیر مادر است امروز
 با مردم بیغم نتوان گفت غم دل
 و ربا خوش گذردیم نفس سیاست
 خسر مردم جو و گندم برابر
 آنچه ضروری است دران شغل گیر
 طرفه که بهم رهبر و بهم رهبران است
 صد شکر که ای آید و صد حیف که آن رفت
 خمیر مایه دکان شیشه گرسنگ است
 دامان چاک چاک گریبان دریده را
 رفتی و نثار بت پرستی کردی!
 بچندین رنگ گشتم تا بچشمش آشنا گشتم
 که او از خان مانے دور مانده است
 ورنه زیر فلک اسباب تنعم چه کم است
 دو پیمان آب است و یک چمپه دوغ

غم عشقت ز بس بگداخت جسم ناتوانم را
 غرض از جامه دفع حسرت برد است
 غم عالم فراوان است من یک غمچه دل دارم
 غم روزی مخور بر ہم وزن ادراق دفتر را
 غم زمانه خورم یا فسراق یا رکشم
 فریاد حافظ این بہا خربہ زہ نیست
 فرد تنی است دلیل رسیدگان بکمال
 فراق دوست اگر اندک است اندک نیت
 قدر مردم کے فزاید نابد اندر وطن
 قوی شدیم چه شد ناتوان شدیم چه شد
 بیچ وجہ دین گلستان قرار می نیست
 کریم سائل خود را غنی کند یک بار
 کوزه دولاب شد ہر دانہ اش
 کار ہائے بس قوی می آید از لاغر تنان
 کہ زشت است از گدایان زشت تر
 کس را پس پردہ قضا راہ نشد
 ہر کس ز سر قیاس چیزی گفتند
 کلیم از دست بیداد کہ نالم
 کار زلف است مشک ز نشانی اما عاشقان
 کے بقاصدمی سپردم نام راے عایبجا
 کا کل زچہ بگذاشته تا کہر خود !
 کہ تو کل میکنی در کار کن !
 گفت پیغمبر با دوز بلند

ہمایع نک گذارد تا ببیند استخوانم را
 ندارد میل زینت ہر کہ مرد است
 چہ سان در شیشہ ساعت کم رنگت بان را
 کہ پیش از طفل از پدر کند پستان مادر را
 بطاقتی کہ ندارم کدام بار کشم
 ہم قصہ عجیب و حکایت غریب بست
 کہ چون سوار بمنزل رسد پیادہ شود
 درون دیدہ اگر نیم مواست بسیار است
 در صدف قیمت نباشد گوہر ارزندہ را
 چنین شدی تو چه شد ما چنان شدیم چه شد
 تو گر بہار شدی ما خزان شدیم چه شد
 دوبار لب نکشاید صدف بہ ابر بہار
 بسکہ گرید سجدہ بر تقوائی ما
 ما بہشت استخوان صیدہ ہما خواہیم کرد
 روز سرد و وقت برف و جامہ تر
 وز ستر خدایچ کس آگاہ نشد
 معلوم نشد و قصہ کوتاہ نشد
 کہ بر کشتہ گذار شکر افتاد
 مصلحت را تہمتی بر آہوی چین بستہ اند
 خود کہو ترمی شدم گریال و پر بودی مرا
 نگذار بلا ہائے چنین را بسر خود
 کا کن پس تکیہ بر جبار کن
 با تو کل ز انوی اشتر بستہ

گرچه خوردیم نسبتی است بزرگ
 گرچه از نیکان نیم خود را با ایشان بسته ام
 گل و گلزار خوش تا بد کس را
 گناه ما ز عدم گر نیامدی بوجود
 گویند که مرور هوسری باید
 امروز چنان شده است در نوبت ما
 گمان مبر که با خرد سبید کار مغا
 گوهر پاک تو از مدحت ما مستغنی است
 گر خضر در بحر کشتی را شکست
 لاف موزونی زند مانند سرو
 لذت دنیا زن و دندان بود
 لب از گفتن چنان بستم که گوئی !
 مکش خنجر مزین بر سینۀ من
 ما بر چه خوانده ایم فراموش کرده ایم
 ما را بحالت نبود کار که هرگز
 میل من سوئی وصال عدم او سوئی فراق
 مدعی گفت بلیله بطتیز
 بلیله ازین حرف لرنجید و گفت
 مرا هم دردی باید شب و روز
 ما حوصله درد نداریم و گرنه
 مگس قند و پروانه آتش گزید
 ملاحی شدن با کسان عیب نیست
 من شانه نیتم که کنم شکوه در قفا

ق

ذره آفتاب تا با نیسم
 در ریاض آفرینش رشته گلسته ام
 که گلزار و گلستانش تو باشی
 وجود عفو تو در عالم عدم بودی
 یا نسبت عالی پدر می باید
 اینها همه بیچ هست زر می باید
 هزار باده ناخورده در گ تاک است
 دست مشاطه چه با حسرت داد کند
 صد درستی در تنگت خضر هست
 هر که خواند صفحۀ از بوستان
 بے زن و دندان جهان زندان بود
 دبان بر چهره زخمی بود به شد
 توئی در دل مبادا بر تو آید
 الا حدیث یار که تکرار می کنیم
 جر می که ز عفو تو بود بیش نکریم
 ترک کام خود گزینم تا بر آید کام دوست
 رو که چنان نازک او موزون نه
 با توجه گویم که تو مجنون نه
 دو هیزم را بهم خوشتر بود سوز
 هر در که قسمت شود از غیر دنیاست
 هوس دیگر دعا شقی دیگر است
 ولیکن پنجه آنکه گویند بس
 آینه طلعتم که سخن رو برو کنم

میان عمگساران سوزم از غم
 میسک ز تلخی سخت میشود فزون
 من آن نیم که ز صله عنان بگردانم
 محبت را پس از قطع محبت لذتی باشد
 مرگ صاحب دل جهان را دلیل کلفت است
 مانند که خارا ز پاکش محمل نهان شد از نظر

مرا فردخت محبت ولی نیرانم
 مه نور می فشاند و سگ بانگ میزند
 من از ذوق حضوری طول داوم دانستار
 مشو فسرده دل از مشکلی که پیش آید
 نشود نصیب دشمن که شود شهید نازت
 نیک و بد را امتیازی نیست در بازار دهر
 نازم بچشم خود که جمال تو دیده است
 نیست حسن بے بقا شائسته دل بستگی
 نابود شد مروت و معدوم شد وفا
 نیکی مردم نه نکو روئی است
 نوشته بر سر هر دانه دانه
 نگاه چشم بزرگان تبی ز رحمت نیست
 نکروی یاد مهوران بگفت بے شایامی
 نو میدی از مطالب کلفت نوای من شد
 نوار تلخ ترمی زن چو ذوق نعمت کم یابی
 وقت هر کار نگه دار که نافع نبود

چو آن گشتی که در دریا بسوزد
 مشروب کاسنی سبب اشتها بود
 که ترک صحبت شیرین نه کار فرهاد است
 که شلخ نخل پیوندی به از اول ثمر گیرد
 شمع چون خاموش گردد واغ محفل میشود

یک لحظه غافل گشتم و صد ساله را هم دور شد
 که مشتری کچل است بهای من چند است
 سگ را بگو که کار تو با ما هتاب چیست
 بحر فی می توان گفتن تنائی جانے را
 که مشکلات جهان بگذرد با سانی
 سر دوستان سلامت که تو خیر آزمائی
 میشود در هر ترازو سنگ با گوهر طفس
 انتم بیای خود که بگویت رسیده است
 با چراغ برق یک پروانه همراهی نکرد
 زمین هر دو نام ماند چو سیم رخ و کیمیا
 خونی نکو مایه نیکوئی است

که این رزق فلان ابن الفلانه
 غبار چهره گردون دلیل باران است
 اگر قاصد نمی آید بدست باد پیخانمی
 به کار بسته آخر مشکل کشای من شد
 صدی را تیز ترمی خوان چو چمبل را گلان بینی
 نوشتار در که پس از مرگ به بیمار دهند

وقت گم تمام به آه و فغان گذشت
چون بگذرد خزان که بهارم چنان گذشت
وقت حاجت پای بوسی سفله کردن لازم است

بر عبور آب دریا کفش بر سر می نهند
و سستی پیدا کنی صحرای که اشوب در غمش
شکر آه من از دل خمیه بیرون می زند
و دواعی و وصل جدا گانه لذتی دارد
بنزار بار برو صد بنزار بار بیجا
بسیچکس نیت که در فکر دل خود باشد
عمر مردم همه در فکر شکم میگذرد
بسیچ حرفی که کتاب افتاده باشد بر کنار
گر بصورت دورم از یاران یعنی بهدمم
در بارغ آشنائی بوی و عا ندارند
اسباب زمانه اتفاقی است
یاران بکمال خود منازید
سگنه پان بیرون کشد چون گرم گردد آفتاب
یار بر من چشمگین شد و او دشنام قریب
بسیچکس در زمانه بیغم نیست
یا عجم دوست یا عجم دشمن!
وز کوزه شکسته دمی آب سرد
یک تان بد و روز اگر شود حاصل مرد
یا خدمت چون خودی چسرا باید کرد
مأمور و گر کسی چسرا باید بود

عَرَبِيًّا

إِلَّا كَمْ نَحْنُ فِي ظَمَاءٍ
 وَ هَذَا بَابٌ مَوْلِينَا
 إِذَا دَخَلَ الْهَدْيُكَ دَارَ قَوْمٍ
 وَأَسْعَدُ شَيْءٍ فِي قَلْبِي لِأَكْثَرِ
 أَحِبِّ لِأَجْلِهَا السُّودَانَ حَتَّى
 إِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَيْئًا فَدَعُهُ
 إِذَا لَمْ يَمُتْ بِالسَّيْفِ مَاتَ بِعَيْبِهِ
 أَمَا الْخِيَامُ فَإِنَّهَا لَخِيَامُهُمْ
 إِذَا دُعِينَا فَأَبِينَا فَلَهُ الْفَضْلُ عَلَيْنَا
 وَبَيْنَ الْحَدِّ وَالشَّقِيقَيْنِ خَالٌ هَا
 تَحْيِيْرٌ فِي الرِّيَاضِ فَلَيْسَ يَدْرِي ^ق
 تَسْتَعِ مِنْ شَمِيمِ عَرَّاسٍ نَجْدِي
 تَمَنَّتْ سَلِيمِي أَنْ أَمُوتَ بِحُجَّتِهَا
 جَمَالَ الْمَرْءِ مَعَ قَبْرِ النَّفُوسِ
 الْجَدُّ فِي الْجَدِّ وَالْحَرَمَانُ فِي الْكَلِّ
 جَرَى قَلَمُ الْقَصَاءِ بِمَا يَكُونُ
 جُنُونٌ مِثْلُكَ أَنْ تَسْعَى بِرِزْقِ ^ق
 الرِّزْقِ يُعْطَى بَابٌ عَاقِلٌ دَهْرُهُ

وَهَذَا الْمُهْلُ الْأَعْدَابُ
 وَ هَذَا بَيْتُهُ الْأَقْرَبُ
 تَطَاوَرَّتِ الْعَدَاوَةُ مِنْ كَوَاها
 لَدَيْكُمْ وَجَسِي بِالْبِعَادِ مَحْضَعُنْ
 أَحِبِّ رِيًّا جُلُهَا سُودَانَ الْكَلَابِ
 وَجَاوَزَهُ إِلَى مَا تَسْتَطِيعُ
 تَنَوَّعَتِ الْأَسْبَابُ وَالْمَوْتُ وَاحِدٌ
 وَأَمْرِي نِسَاءً الْحَيِّ غَيْرِ نِسَاءِهَا
 وَإِذَا نَحْنُ أَجَبْنَا رَجَعَ الْفَضْلُ إِلَيْنَا
 كَذَبْنِي أَيْ سَرَوْنَا صَبَاحًا
 أَيْ جُنِي الْوَرْدُ أَمْ يُجِنِي الْأَقَاها ^ق
 فَمَا بَعْدَ الْعَشِيَّةِ مِنْ عَرَّاسِي
 وَأَهْوَنُ شَيْءٍ عِنْدَنَا مَا تَمَنَّتْ
 كَقَتْنِي يَلِ عَلَى قَبْرِ الْمَجْبُوسِ
 أَنْصَبْ تَصْبُ عَنْ قَرِيبِ عَائِيَةِ الْأَمَلِ
 فَسَيِّانِ التَّحْرُوكِ وَالسُّكُونِ
 وَتَرْدُقُ فِي غِشَاءِ تَرِي الْجَنِينِ ^ق
 وَيَبِيْتُ بَوَابًا بِبَابِ الْأَحْمَقِ

رَغِيفَ أَبِي عَلِيٍّ حَلًّا حَرِيًّا
 إِذَا كَسَّرُوا رَغِيفَ أَبِي عَلِيٍّ
 مَرَّتْ يَوْمَ بَكَيْتُ فِيهِ فَلَمَّا
 طَالَ سَوْفِي إِلَى نِيَّارِ تَكْمُ
 قَالَ الْمُنْجَمُ وَالطَّبِيبُ كِلَاهِمَا
 إِنْ صَحَّ قَوْلُكَمَا فَلَسْتَ بِمَخَاسِرِ
 قَدَمَاتِ قَوْمٍ وَمَامَاتِ مَكَارِهِمْ
 عَلَى الْمَرْءِ أَنْ يَسْعَى لِمَا فِيهِ نَفْعُهُ
 فَتَشَبَّهُوا إِنْ كُنتُمْ تَكُونُونَ أَمْثَلَهُمْ
 فَيَالَيْتَ تَحَلُّوْا وَالْحَيَاةَ مَرِيْرَةً
 وَيَالَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَامِرَةٌ
 كَلُّ ابْنِ أُنْتَى وَإِنْ طَالَتْ سَلَامَتُهُ
 كَلُّ الْمَصَائِبِ قَدْ تَمَّرَ عَلَى الْفَتَى
 وَوَلِمَوْتَ تَعْدُو وَالْوَالِدَاتُ سِخَانَهَا
 لَا يُدَوِّ فِي حَمْدِنَا سُلْطَانَهُ
 نَيْسَ أَبْلِيَّةٍ فِي أَيَّامِنَا عَجَبًا
 وَلَا عَيْبَ فِيهِمْ غَيْرَانَ ضَيُّوْفَهُمْ
 مَا أَحْسَنَ الدِّينَ وَالِدُنِيَا لَوَاجِعَتَا
 مَا كَلُّ مَا يَمْتَنِي الْمَرْءُ يُدْرِكُهُ
 وَمَا أَحْسَنَ بِشَيْءٍ مِنْ تَنِيَابٍ
 وَمَنْ ذَا الَّذِي تَرْضَى سَجَايَاهُ حَلْمَاهَا
 وَمَلِيْحَةٌ شَهَدَتْ بِهَا حَسْرَاتُهَا

ق

مِنَ الْأَصْيَافِ مَنْزِلَةَ السَّمَاءِ
 بِكُلِّ يَنْكِي بُكَاءً فَهُوَ بَابٌ
 صَرَّتْ فِي غَيْرِهِ بَكَيْتُ عَلَيْهِ
 شَرَحَهُ لَا يَتَمُّ بِالْقَلَمِ
 لَا تُبْعَثُ الْأَمْوَاتُ قُلْتُ أَيْكُمَا
 أَوْ صَحَّ قَوْلِي فَالْخَسَارُ عَلَيْكُمَا
 وَعَاشِ أَقْوَامًا وَهُمْ فِينَا كَأَمْوَاتٍ
 وَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يُسَاعِدَ الْدَّهْرُ
 إِنَّ الشَّبَثَةَ بِالْكَرَامِ فَلَاحُ
 وَيَالَيْتَ تَرْضَى وَالْأَنَامُ غَضَابُ
 وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْعَالَمِينَ خَرَابُ
 يَوْمًا عَلَى الْأَلَةِ الْخُدَّ بَاءً مَحْمُولٌ
 فَتَهْوُونَ غَيْرَ شِمَاتَةِ الْإِعْدَاءِ
 كَمَا الْخَرَابُ الدَّهْرُ تُبْنَى الْمَسَاحِنُ
 فَالْتَفِينَا بِسَمِهِمْ سُبْحَانَ
 بَلِ السَّلَامَةَ فِيهَا عَجَبُ الْعَجَبِ
 تَلَامُ بَيْنِيَانِ الرَّحْبَةِ وَالرَّوْطِينَ
 وَأَفْجَحَ الْكُفْرَ وَالْإِفْلَاسُ بِالرَّجْلِ
 تَجْرِي الرِّبَا حُ بِمَالٍ تَشْهَى السُّقْفُنُ
 عَلَى حَاقَاتِهَا أَشْرُ الْمِدَادِ
 كَفَى الْمَرْءَ نَيْلًا أَنْ تَعُدَّ مَعَانِيَهُ
 وَالْفَضْلُ مَا شَهَدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ

وَمِنَ الْعَجَائِبِ وَالْعَجَائِبِ جَسَدُهُ
 كَالْعَيْسِ فِي الْبَيْدَاءِ يُقْتَلُهُ الظَّمَا ^ق
 نَزَلْنَا هَهُنَا ثُمَّ أَرْتَحَلْنَا
 وَدَعَّ هُرَيْرَةٌ إِنَّ الرَّحْبَ مُرْتَحِلٌ
 هَذِيئًا لِأَرْبَابِ السَّعِيمِ نَعِيمُهَا
 يَا مَنْ بَدَنِيَاهُ اشْتَحَلَ قَدْ غَرَّكَ طَوْلُ الْأَمَلِ

الموت يأتي بغتةً والقبر صندوق العمل
 يقول لي التبتان وهو يقودني ^٢
 يا ابن الكرام الا تدنو فتبصر ما
 قالوا واهباء ما قاله قائل قوله

قَوْمٌ إِذَا نَبَحَ الْكِلَابُ ضِيؤُفَهُمْ
 قَالُوا الْإِقْمَهُمْ بُؤِي عَلَى النَّارِ
 وامتدح ما قيل في الجود والكرم

سَأَلْتُ النَّدَاهْلَ أَنْتَ حُرٌّ فَقَالَ لَا
 فَقُلْتُ شَرَاءٌ قَالَ لَا بَلْ وَرَأَيْتُ
 فَأَمَرَ لَهُ يَحْيَى بِكُلِّ حَرْفٍ مِنَ الْبَيَاتِ الْفِ دَرَاهِمٍ فَعُدَّتْ فَكَانَتْ
 ثَمَانِينَ حَرْفًا وَأَعْطَاهُ ثَمَانِينَ الْقَا

وَمِنْ أَحْسَنِ مَا قِيلَ فِي الشُّجَاعَةِ وَالسَّاحَةِ قَوْلُهُ
 يُرْكَبُ فِي السَّهَامِ نَصُولُ تَبْرِ
 فَلَيْمَ ضَى دَوَاءٌ مِنْ خُرَاجِ
 وَيُرْمِي لِلْعُدَى كَرْمًا وَجُودًا
 وَالْقَانُ لِمَنْ سَكَنَ اللَّحُودًا

صورت خطی حروف افغانی

ط

چ

و

ا

پ

ش

گ

ب

خ

ه

ل

ز

ن

ک

این چند ابیات از دیوان بابا عبد الرحمن

اگر چه لبم سندیان نمی آیند مگر خاص برائے یادداشت خود نوشته میشوند :-

که په هجر کینش شوک ما پوینتی له حاله
 ماد عشق په درین کینش نور خه پوستی نودی
 په مینه خوی له بد خواهانو بی پروایم
 ستاله غم هم په سر کینش هسی شور دی
 دغه واره کرامت دعا شقی دی
 دا خلور واره مذهب سره یودی
 هغه مخ چه مادر زاد خاښته نودی
 که هزار ابادی و کرم په جهان کینش
 چه یو یار له بله یار جدا کیوی
 دلبران که هر خو د یودی په جهان کینش
 که هر چه خواسته د یودی په جهان کینش
 یوسری چه په کیم هر کینش د چا بد شی
 وقت د نو بهار دی زه جدا له خپله یار
 ما در دست جهان ته نشا و تاته مخ کړ
 چه مدام د بل و عیب و ته نظر کړی
 که یوه جو دانه عیب وینی په بل کینش
 که دی خپل عیب لویه لکه غروی
 خو بنس یم زه په عاشقی کینش
 په یاری کینش م قبول دی
 د دعا په عوض عوامی م

حال خودای چه ناتوان یوری مجال
 بی له زینتو بی له خط بی له خاله
 په نومی لکه او به د اوس سزا یم
 گویا جو له هم په سر بنهر د لاهوردی
 شوک غوث کاند چوک قطب چوک اوتاد
 ما اوتا په کینش پیدا کړ و اختلاف
 مشقت بی د مشاطی لا مردارک
 غرض دا چه عاقبت خانه خراب یم
 له دی هسی رنگ ما تر ولی نه مرم
 ختایار غنند د لبر نشسته په جهان کینش
 خو هر چا ته خپل اشنائی دی بی نظیر
 واره بد شی که پنخه وی که چلو
 ارمان ارمان چه بی یار هم تیر پری د بهال
 تا و درست جهان نه مخ و ماته شا کړا
 خدای ولی له خپله عیب بچیکړی
 هغه یو جو دانه عیب به بی لوی غم کړی
 په حیلله حیلله به بی د مخ و زبر کړی
 که نیک نام یم که بد نام
 ملامت د خاص و عام
 د خپل یار د خولی دشنام

تر کفتاری سیرین دی
 تر کشمش تر بادام
 ته خپله جور و جفا خله خئی و ماته
 ماهه واره لیدی دی پو هیرم
 چه د زریه حضورئی نروی په نما نغته کبش

په کار نودی که مقتدی وی که امام
 خنی دول وهی شادی کا
 خنی ویر کا دخپل خان
 خنی شمع غوند بژامی
 نور غنونئی شی واره تر نچولاندی
 داد ستور دی چه لوی غم پرچاراشی
 داڅکه وابستگی د دنیا نه کا
 دنیا کل په احمقا نوده ودانه
 له دی هسی رنگه ماته ولی نه مرم
 دهجیلان له دویره غمه ولی نه مرم
 دغه هسی رنگه انتاب پر جهان نشته
 چه هم قدری هم نرفی هم سرئی بنوئی
 چه توشه د د عقیبی
 منبه د شه دا دا دنیا
 فقیر به درومی په خندا
 کهئی ورکسی و فقیر ته
 نیانسته به کاند صحرا
 کهئی وپاشی په صحرا
 ته هغه جهان سودا
 په بانرا که د دنیا کیوری
 که بدی نه وی په تا
 بدی نشته په دنیا کبش
 کار دستر گو به څوک څه رنگه په هانک
 عشق د نفس له خاصیه منزله دی
 لکه څوک چه د باغی سیر په خزان ک
 په پیړی کبش د جوانی خیالی دی ا هسی
 دوی په غایره ناست شا جهان یم
 دکامل عقیدی له بسر کته

یو ساعت د خدا ی په ذکر مشغول نه شوی

تمام عمر دخپل خان په غم مشغولئی

گل رخسار به دی تور کودی شی به پیړی کبش

سم قامت به دی کوبز لرگی شی به پیړی کبش

یو طرف ته ئی سر پیز دی بله خوا درومی
 خپل صورت پردی شی په پییری کښ
 که خه و خوسری لکه زهر نه هضمیږی
 نه خه خکلی نه خوږی شی په پییری کښ
 بادشاهان ددی دنیا واره پرا ته دی
 لکه خا درومی په دربار د درویشانو
 چه په یو قدم وعرش ته سر سپیږی
 مایدی دی رفتار د درویشانو
 نور گلونه به دی واره هیر شی
 که دی ولیدی گلدار د درویشانو
 ویرانی په یوه دم شی ودانی د ډیره گوان
 دهاتیان به سوداگری بیاد گاؤ خردلال شی
 جوهری وی جوهر پلوری خاوری اغیزی کللال شی
 که صورت م دسری دی نزهتی خیریم په معنی کښ دچار پایو به حساب یم
 ورځ دی تیره په شوی کسیه شپه په خواب
 خدای به کله یا دوی خانه خراب
 عاقبت به تور و خا در لره درومی
 حقان به خو خندی په گوته له تراب
 په ورځ ناستی بی مطلب په شپه خواب کسی بی ادب
 لاسه دی وخاته له دوا میه هم در و زهر هم د شب
 واره تشی شلونبی شاربی خبر نشوی له مطلب
 چه دیار په دیدن سر و مال خندم
 خلق و او سری نزه هغه عبدالرحمان یم

سنڌي ابيات

نہ مون نانائيان کٿيونہ ڏاڏا اٿيان پرين پاران مونسان وڏا وڌڻيا
سڳي جان سٿياس سڳ سڳ نه ڏي

جڳي سٿيسن جن لاءِ اياتان نه اٿياس

پينرائون پلياس نت سڳ سڳ چاڳي

سٿا اٿي جاڳ نند نه کجي ايتري سلطاني سهاڳ نندن ڪندي نه ملي

سٿا اٿي ساڳيا پکي منجهه ٻيا اٿي تيا کانو جن کي منجهه ڪٽو ڪيو

پاٽو اٿن مڙهي ٻنھو جي پير تريون سي مون سر تريون نت نهاريون پيون

ڪانگل چچ قريب کي منجهه سنيها ساري

پاندي چچ پرين کي رت هجنون هاري

رديوراھ اوهاڃا نت نت نهاري

وينين وساري هاڻي ڪينه حمل تي

جي ليلائين نه لھين تر پڻ ليلائج

اسرو مه لاهيج سڳن پاڃها ٿيندڙ گھڻون

اڄ پڻ اکڻين سڳن پنھنجا ساريا ڳلن تان ڳوٺرهن جون بوند وڍين ڪن

سنڌي سڳ پڻ ڪن جي لوڪ ڏني تان نه لھي

سڳ پسي سرھي مڙي متان پڻ نه پھنڊو ڪن

ليڪن لوڏاڻي چٽيون ، پانهيون ٻار وچن

رئنديون رت وتن جي ڌڙ مٿي هيون دادليون

ڪيٽنجهر ڪيٽنجهر ايڪ تالاب کانام ٻي ضلع ننگر ڪھڙي ۾ ۱۲۰

سڀي سڄان جي ڪر حوالي ڪم تي تحقيق تسليم ۾ لاهي هو و غم
 ته قادر سان ڪم حاصل ڪري حاجتون
 ڪڏهن پيلا بوڙئين، ڪڏهن ڪنڌي سڪائي ڪانه
 ورياهه توتي دانهه ڏيندس ڏينهن قيام جي
 جان جان پيسن پانگي، تان تان ٺاهه نماز
 سڀ وڃائي ساز تهان پوءِ تڪبير چئو
 ڪشي تير ڪمان ۾، ميان ميار نه مون
 مون پراهين نون مٿان تهنجوني توکي لڳي
 سارو لوڪ سڪن پوءِ رهايو پرين ڪئون
 ڏسو واھ ڏکن، هوت وهاريو هنج ۾
 روزا نمازون هي سڀ چڱان ڪم۔
 اوڪو پيو فهم جف سان پسي پرينه کي
 ساري رات سڄان کي جاڳي جن ياد ڪيو
 ان جو عبد اللطيف چئي مٿي لڌو مان
 ڪو تڙئين ڪن سلام اڳهه اچيو ان جي
 جهاوت رکي چت ۾ سنهه ڪينون جن تن جو صافن دڪو داخل نه ڪيو
 اڪر پتڙهه انف جو ورق سڀيا و سار انڌر تون اجار پنا پتڙهندي ڪيترا
 تنون سموا ٿون گندري، مون و عيون ڀڳو پسي رڻي رو مٿان مانگي مٿين
 پوگين تان ڪي پوک، جيسين پاڻي اٿي بار ۾
 وٽ به ويندي نڪري، سڄي ٿيندي سوڪ
 جتي لٽندو سوڪ، اتي سڪندي سنگ کي

سُوپيرا سڪن ڪنڻن ، ڏڪن کي شاباس
 هڪ نه ويٺو هوت ڏي، سپر هيامون پاس
 جڏهن چڻ سان مليا تڏو پيار وري ويا
 پير آئون پوري مون ساڳي سڃاڻي نه ڪيو
 ڏيندا مون ڏير ويا جهڙو ۽ جهوري
 لڳي جن لوري ڏونگر سي ڏورينديون
 جو ڳين سڏي ذات کي نديس نه وڌائي
 ججهي ڏوٽ لڳن ۾ چتن ۾ چاهي
 مٿائي وائي گڏي ڪڏي اڪا پٿري -
 اچو ته هلون ڪورين ، جيڏيون سڪن نينهن
 ڳنڏيون سارو ڏينهن چنڻ مور نه سڪيا
 نهائين کان نينهن ، سڪ مهنجا سپرين
 سٿري سارو ڏينهن ٻاهر ٻاڦ نه نڪري
 عاشق اجل سامهان ، اوچي ڳاٽ اچن
 ڪسڻن قرب جن ، مرڻ تن مشاهدو
 ڳوليان ڳوليان مڙهان ، شالهه ملان هوت
 مٿن اندر جانوچ سا ملڻ سان ماني نه ٿي
 گهٽو وڳو مندوئي وسيلو ويا
 تهان پور ساء ، سهڻي سڌ ميهار جا
 اٿم عهدو عجيبن سان الستون اشنائي جو
 مٿاڀان ڪينه محبتن سان سخن صادق سڃاڻي جو

مٿو موٽر هيل مڃهيل پڻهجو، وطن ڌار ان نه ويتر هينديس
 وري شاله سندن سرتين سان، اباڻن ۾ سنوار بنا، پيس
 ميران جي سنده ۾ ناپڻ "مدينه" ۾ مٽي مڃهجي
 سر ساڻج هي عرض توکي سڌان باد صبا آهي
 قسرين چوڻو هوس ڪيميا جي لاءِ در در تون
 "مدينه" جي گهٽين جي خاک رشڪ ڪيميا آهي

فطرت اب اسانکي ٿي پڌا ئي صد بار
 پست و بالا سان زمانه ۾ گذار يو هموار

سج لهي سانجهيون ٿيون پگن کوٽر يا پگ
 هڪٿا چوندين ماڻڪ موتي پيا چوندين عڪ
 پرور ڏي پڪ ته اڌامي ٿيان اوڏي -

کاپی لکھنے کے بعد یہ چند ایسات متفرقہ اور بھی اس گلدستہ میں شامل کئے جاتے ہیں

سفینہ برگ گل بنا لیلیٰ ہے قافلہ مور ناتواں کلاہ ہزار مویں کی ہوش کش مگر یہ دریا کے پار ہوگا۔
زمین چین گل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے ؟

ہوئیں مدیتیں کہ نہیں خبر وہ کدھر ہے ہم ہیں کدھر
نہ ہے نامہ بر نہ سلام بر نہ سلام ہے نہ پیام ہے
آتا ہے دل غصرت دل کا شمار یاد مجھ سے میرے گنہ کا حساب اے خدا نہ لے
نا کردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد یارب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے
خطر سپہ طبیعت کو سازگار نہیں وہ گلستان کج جہاں گھات میں نہ ہتھیاد
جفا جو عشق میں ہوتی ہے وہ جفا ہی نہیں
ستم نہ ہو تو محبت میں کچھ مزا ہی نہیں۔

تجھے آبا سے اپنے، کوئی نسبت ہو نہیں سکتی
کہ تو گفتار وہ کردار تو ثابت وہ سبب آرا۔

یہ چاہتا ہے شوق کہ قاصد بجائے مہر۔
آنکھ اپنی ہو لفاظی خط پر لگی ہوئی۔
اور بازار سے لے آئیں گے گروٹ گیا جام جم سے یہ مرا جام سفال چھا ہے
قید حیات و بند غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں ؟

دل ہم سے جدا رہا ہمیشہ ! گویا دو صنوبر منفصل ہے

علم کہ ازوی دو جہاں روشن است
بہم بردند و عشقش نام کردند
کہ مرا خراب کردی تو بسجده ریائی !
تو بردن در چہ کردی کہ درون خانہ آئی
مر گے کہ زندگان بدعا آرزو کنند
کز بہر چہ سازی دچرامی شکنی ؟
ستم است از ہوست کشد کہ بسیر سزو چین در

نوز غنچہ کم ند میدد در دل کشا پچن در
عبادت بجز خدمت خلق نیست
تو ہم بردی ہستی امیدوار
با حسانے آسودہ کردن دلے
من از شوق حضور می طول دادم داستانے را

بحرفے میتوان گفتن تمنائے جہانے را
من دوش دعا کردم و باد آینا
گر چشم ترا چشم بد اندیش رسید
گرد در دکتد پائے فلک فرسایت
چون از سر دشمننت بجاں آمدہ درد
گذری سیاہ کاری میں یارب تمام عمر !
تا بہ شود آن دو چشم باد امینا
در چشم بداندیشم باد امینا
سری است دوران عرضہ کنم برایت
آمد تبظلم کہ فتد در پایت
آدھی شباب میں کئی آدھی خضاب میں
اب زمانہ نہیں شکایت کا

وعدہ ہا ما وفامی آن با غیر
نزدیک تو چنانم دورم چنانچہ ہستم
شرط انصاف ایچنین باشد
نئے تاب وصل دارم نے طاقت جدانی

شب تاریک ورہ باریک و من مرت
نگہ دارندہ آتش درانگہ داشت
قدح از دست من افتاد و نشکست
وگر نہ صد قدح نفتاد و بشکست
اسی خوش آن عاشق ہرست کہ بر پائے حبیب
سر و دستار نداند کہ کدام اندازد
جو می شیراز سنگ راندن اہلبی ست
بہر گوہر تیشہ برکان میز نم
چو عکسم کہ در آب دار و نشست
بہر جنبشی میخورد صد شکست
راستان را با کجان صحبت نیگرود درست

تیر در صحرای خوش است گرچہ کمان را خانہ بود
نسبت چو باطنی است چہ دہلی چہ اصفہان
دل پیش تست من چہ بکابل چہ قندھار!
در نیام کج نسا زد تیغ قد خویش راست

زیر گردون ہر کہ باشد میشود ناچار کج
از تلخی سوال گرد ہی کہ واقف اند
فرصت بلب کشودن سائل نمیدہند
یارب برسالت رسول الثقلین
یارب بغض اکنندہ ہدر چنین
نیمی بحسن بخش دینی بحسین
عصیان مرد و نیک کن در عرصات
الایا ایہا الساقی ادر کاساً و ناواہبا
چہ خوش گفتہ است سعدی در زلیخا

نظاہر میں مرے احوال کو سرسبز نہ دیکھو
کھلا ہے باب اجابت بڑی ہے موج کرم
باطن میں جگر خون ہے مانند حنا کے
دست دعا تھا دینا

(١)

أَجْنُ إِلَى زِيَادَةٍ حَتَّى لَيْسَ لِي ق
وَعَهْدِي مِنْ زِيَادَةِ تَهَاقُرِيكَ
وَكُنْتُ أَظُنُّ كُتْرَ الدَّارِ يُطْفِئُ
لَهَيْتِ الشُّوقِ فَإِذَا دَا لَلْهَيْبِ

(٢)

فَلَوْ أَنَّ قَبْلَ مَبْكَاهَا بَكَيْتُ صَبَابَةً
بِسُحْدِي شَفَيْتُ النَّفْسَ قَبْلَ التَّنَدُّمِ
وَلَكِنْ بَكَتُ قَبْلِي فَهَيَّجَ لِي الْبُكَاءُ
بِكَاهَا فَخَلَّتْ الْفَضْلُ بِمُسْتَقْدَمِ

(٣)

الْمَوْتُ جَمِيعِ النَّاسِ فِيهِ تَشْتَرِكُ
لَا سَوْقَةَ فِيهِمْ يُبْقَى وَلَا مَلِكُ
مَا ضَرَّ أَهْلُ قَلِيلٍ فِي مَقَابِرِهِمْ
وَلَيْسَ يُعْنَى عَنِ الْمَلَائِكِ مَا مَلَكُوا

(٤)

دَعِ الْأَيَّامَ تَفْعَلْ مَا تَشَاءُ
وَطِبْ نَفْسًا إِذَا نَزَلَ الْبَلَاءُ
وَلَا تَجْزَعْ لِحَادِثَةِ اللَّيَالِي
فَمَا لِحَوَادِثِ الدُّنْيَا بَقَاءُ
إِذَا مَا كُنْتُ ذَا قَلْبٍ قَنُوعِ
فَأَنْتَ وَمَالِكُ الدُّنْيَا سَوَاءُ

(٥)

أَوْقَاتُ أُنْسٍ تَضِيئُهَا فَمَا دَحْرَتْ
إِلَّا وَقَطَعَ قَلْبُ الصَّبِّ ذِكْرَهَا

(٦)

قَلِيلٌ مِنْكَ يَكْفِينِي وَلَكِنْ
كُنَّا الدُّنْيَا نُزُولُ وَإِرْتِحَالُ
نَزَلْنَا هُنَا ثُمَّ أُرْتِحَلْنَا

تَبَّتْ